حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین مدظلہ

ایک عجیب علمی انکشاف

خواجہ حافظ شیرازی اور ایرانی شعوبی

جزیرۃ العرب کے شہر مکہ مکرمہ میں سرتاجِ اُمتیان، یتیم مکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے جب اسلام کا تابان سورج طلوع ہوا تو اس نے پوری دنیا کو منور کر دیا اور حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد حضرات خلفاء بنو ہاشم رحمۃ اللہ علیہم کے عہد حکومت میں اسلامی فتوحات، مغرب میں بحرِ ظلمات سے لے کر مشرق میں کاشغر (چین) تک پہنچ گئیں۔ اسی طرح عربوں نے اپنی خاراشگاف تلوار کی دھاک کے ساتھ ساتھ اپنے علم وادب کی بالادستی کا لوہا بھی دنیا سے منوایا، اسلام کی ان بے مثال سیاسی، معاشرتی، عمرانی اور علمی ترقیوں نے دنیا بھر میں اپنے مبارک اثرات پھیلائے۔ لیکن ان مبارک اثرات کی سب سے زیادہ مخالفت ایران کے شعوبی فرقہ کی طرف سے ہوئی۔ شعوبی فرقہ کا نعرہ اور لن ترانیاں یہ تھیں کہ عرب کے اجڈ جانگلو صحرانوردوں نے جو کچھ سیکھا ہے ایران سے سیکھا ہے۔

عجیب انکشاف

سرزمین ایران میں آٹھویں صدی ہجری میں ایک بلند رتبہ عارف اور بے مثل شاعر خواجہ حافظ شیرازیؒ (متوفی ۷۹۲ھ) ہو گذرے ہیں۔ آپ کی فارسی غزلیات کا شہرۂ آفاق مجموعہ "دیوانِ حافظ شیرازی" چار دانگِ عالم میں مشہور اور معروف ہے۔ اس دیوان کی پہلی غزل کا پہلا شعر یوں ہے:۔

اَلَا یَا اَیُّھَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَنَاوِلْھَا

کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

خواجہ حافظ کے وصال کے بعد شعوبیوں کی ان لن ترانیوں کے باوجود کسی طرح یہ اہم انکشاف ہوا کہ دیوانِ حافظ کا پہلا مصرعہ دراصل امیر یزید بن سیدنا معاویہؓ کے ایک شعر کا دوسرا مصرعہ ہے اور یزید کا پورا شعر یوں ہے:۔

اَنَا الْمَسْمُوْمُ مَا عِنْدِی بِتَرْیَاقٍ وَلَا رَاقٍ
اَدِرْ کَاْسًا وَنَاوِلْهَا اَلَا یَا اَیُّهَا السَّاقِیْ

ترجمہ:۔ "میں زہر کا مریض (مسموم) ہوں اور میرے پاس نہ تو زہر کا کوئی تریاق ہے، نہ کوئی دَم کرنے والا۔ پس پیالہ کو ہی واپس لاکر اے ساقی مجھے دیدو"

تو خواجہ حافظ شیرازیؒ نے یزید کے اس شعر کے دوسرے مصرعہ کی لفظی ترتیب آگے پیچھے کر کے اپنی پہلی غزل کے مطلع کا پہلا مصرعہ بنالیا۔ اور یہ کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ خواجہ حافظ تو ایک وسیع المشرب ستی بزرگ تھے۔ اور عربی علوم و فنون کے بے حد قدر دان تھے۔ علامہ شبلیؒ نے (شعر العجم طبع لاہور، حصہ چہارم ص۹۵ پر) فارسی شاعری پر عربی کا اثر، عربوں کے مضامین کا فارسی میں ترجمہ اور نقل و سرقہ کے احوال تفصیل سے لکھے ہیں۔ اور عربوں کے علوم سے ایرانی شاعروں کے بھرپور استفادہ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

لیکن اس اہم انکشاف سے شعوبی فرقہ کے شاعروں کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ ان کو خاص تکلیف یہ ہوئی کہ لوجی! اس انکشاف سے تو ایرانیوں پر عربوں کی اور خصوصًا یزید کی برتری ثابت ہو گئی۔ اور پھر شعوبیوں کی طرف سے اس "غلطی" کے ازالہ کے لئے مختلف توجیہات کی گئیں۔ چنانچہ شیراز کے ہی ایک شاعر اہلی شیرازی نے خواجہ حافظ شیرازی کی وفات کے بعد یہ توجیہہ لکھی ؎

خواجہ حافظ را شبے دیدم بخواب	گفتم اے در فضل و دانش بے مثال
از چہ بستی برخود ایں شعر یزید	با وجود ایں ہمہ فضل و کمال
گفت واقف نیستی زیں مسئلہ	مالِ کافر ہست بر مؤمن حلال

ترجمہ: میں نے ایک رات خواب میں خواجہ حافظ کو دیکھا تو ان سے پوچھا کہ علم و فضل میں بے مثال ہونے کے باوجود آپ نے یہ کیا کیا کہ یزید کے شعر کو اپنے اوپر چپکا لیا۔ تو خواجہ حافظ نے فرمایا کہ تم کو یہ مسئلہ معلوم نہیں کہ کافر کا مال مؤمن پر حلال ہے"۔

گویا "مالِ موذی نصیبِ غازی"۔! لیکن دوسرے شعوبیوں کو یہ توجیہہ پسند نہ آئی، اور نیشاپور۔ ایران کے ایک دوسرے شعوبی شاعر کاتبی نیشاپوری نے یوں گل افشانی کی:۔

عجب در حیرتم از خواجہ حافظ	بنوعے کش خرد زاں عاجز آید

چہ حکمت دید در شعرِ یزیداُو — کہ در دیوان نخست از وے سرآید
اگرچہ مالِ کافر بر مسلمان — حلال است و دریں قیلے نہ شاید
وے بر شیر عیب ایں بزرگ است — کہ لقمہ از دہانِ سگ رُباید

ترجمہ: خواجہ صاحب پر مجھے اتنی عجیب حیرت ہے کہ جس سے عقلِ انسانی عاجز ہو کر رہ جاتی ہے بھلا حافظ نے یزید کے شعر میں کیا حکمت اور خوبی دیکھی کہ اس کے شعر سے اپنے دیوان کا افتتاح ہی کر لیا۔ اگرچہ کافر کا مال مسلمان پر حلال ہوتا ہے اور اس میں کسی قیل وقال کی گنجائش نہیں۔ لیکن شیر کے لئے یہ بڑے عیب کی بات ہے کہ وہ کتے کے منہ سے لقمہ چھین کر اپنے پیٹ میں ڈال لے۔

یہ تفصیلات دیوانِ حافظ کی مشہور اردو شرح "لسان الغیب" جلد اوّل مؤلفہ میر ولی اللہ مرحوم ایڈووکیٹ ایبٹ آبادی صـ۲۹ طبع لاہور کے مقدمہ سے نقل کی گئی ہیں۔

ان قطعات میں اگرچہ ایرانی شعوبی شاعروں نے یزیدِ عربی کو کافر اور کتا تک کہا ہے لیکن اس میں کسی تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ عربوں پر تبرّا بازی تو ان کا قومی وظیفہ ہے البتہ خواجہ حافظ ایرانی کو علم و دانش میں اور فضل وکمال میں بے مثال، شیر۔ مومن اور مسلمان قرار دیا ہے۔ لیکن مشہور کہاوت "زبردست کا ٹھینگا سر پر"۔ کے مصداق جب تک " دیوان حافظ" اس دنیا میں موجود رہے گا اور اس میں یزیدِ عربی کا مصرعہ
"اَلَا یَا اَیُّهَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَّنَاوِلْهَا"
باقی رہے گا ایرانی شعوبی شاعروں پر یزیدِ عربی کی علمی اور شاعرانہ بالادستی اور برتری بھی باقی رہے گی۔

وَلَوْ كَرِهَ الْمُعَانِدُوْنَ

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

من سبّ الانبیاء قتل ومن سبّ اصحابی جُلد۔ الحدیث۔

ترجمہ: جو انبیاء کو گالی بکے اس کو قتل کر دیا جائے اور جو میرے صحابہ کو گالی بکے اس کو دُرّے مارے جائیں